سوال

(268) نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد ایام مخصوصہ میں بتلا ہونا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب کوئی عورت نماز کا وقت شروع ہو جانے کے بعد ایام مخصوصہ میں بتلا ہو، تو کیا اسے پاک ہونے کے بعد اپنی اس نماز کی قضا دینا لازم ہو گا۔۔ اور ایسے ہی جب ایسے وقت میں پاک ہو کہ نماز کا وقت باقی ہو۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلے کے دو پہلو ہیں:

اول:۔۔ جب کوئی عورت نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد اپنے ایام مخصوصہ میں بتلا ہو اور اس نے وہ نماز نہ پڑھی ہو تو اس پر واجب ہے کہ پاک ہونے پر اپنی اس نماز کی قضا دے جس کے وقت میں اسے حیض شروع ہوا تھا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

من ادرک رکعۃ من الصلاۃ فقد ادرک الصلاۃ (صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب من ادرک رکعۃ، حدیث: 580۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب من ادرک رکعۃ من الصلوۃ فقد ادرک تلک الصلاۃ، حدیث: 607۔ سنن الترمذی، کتاب الجمعۃ، باب فیمن یدرک من الجمعۃ رکعۃ، حدیث: 524)

''جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی۔''

تو جب عورت نے نماز ک+--ے وقت میں سے اتنا وقت پایا ہو، جس میں وہ ایک رکعت پڑھ سکتی ہے۔ اور اس نے وہ نماز نہیں پڑھی تھی۔۔ تو پاک ہونے کے بعد اسے اپنی وہ نماز ادا کرنی ہوگی۔

دوم:۔۔ اگر کوئی عورت ایسے وقت میں اپنے ایام سے پاک ہوئی ہے جب اس وقت کی نماز کا وقت باقی ہو تو اسے وہ نماز پڑھنی لازم ہوگی۔ مثلاً اگر کوئی مغرب سے اتنی دیر پہلے پاک ہوتی ہے جس میں کہ وہ ایک رکعت پڑھ سکتی تھی تو اس پر عصر کی نماز پڑھنا واجب ہوگی، اور اگر وہ آدھی رات سے اتنا پہلے پاک ہوتی ہے کہ ایک رکعت پڑھ سکتی تھی تو اس پر عشاء کی نماز پڑھنا واجب ہوگی، اور اگر آدھی رات کے بعد پاک ہوتی ہے تو عشاء کی نماز واجب نہیں ہوگی، اسے فجر کا وقت ہونے پر فجر کی نماز ہی پڑھنا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

$ فَإِذَا اطمَأنَنتُم فَأَقيمُوا الصَّلوٰةَ إِنَّ الصَّلوٰةَ كانَت عَلَى المُؤمِنينَ كِتـٰبًا مَوقوتًا ١٠٣ ... سورة النساء

’’اور جب تمہیں اطمینان حاصل ہو جائے تو نماز قائم کرو، بلاشبہ نماز مومنین پر اپنے وقت میں فرض کی گئی ہے۔‘‘

یعنی انسان کے لیے جائز نہیں کہ نماز کا وقت نکال دے، یا ابھی وقت نہ ہوا ہو اور اسے پڑھ ڈالے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 242

محدث فتویٰ